تیرے افق بے حدود و بے ثغور

تبصرہ نگار: نعیم فاطمہ علوی

آج بروز اتوار میری رفیق سفر "تیرے اُفق بے حدود و بے ثغور" رہی۔ اسے دوست پبلیکیشن نے چھاپا ہے۔ موسم اشاعت 2021 ہے۔

یہ اندلس اور سمرقند بخارہ کا سفر نامہ ہے۔ محبت اور عشق سے بھرپور ایسے سفر کی کہانی جس میں سلمیٰ اعوان کی تحریر کا بے ساختہ پن بھی ہے، باہم گفتگو کا خوبصورت انداز بھی، سفری جنون کی عاشقانہ ادائیں، اسلامی تاریخ کی داستانیں، مقامات مقدسہ کی کہانیاں، اور وہاں کی تہذیبی اور ثقافتی جھلکیاں بھی۔۔۔۔۔ اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ سلمیٰ اعوان جس ملک میں جائیں وہاں کے ادبی ورثے کو بھول جائیں۔۔ میں نے پوری کتاب حرف بہ حرف پڑھی اور آخر تک میری دلچسپی برقرار رہی۔

☆☆☆

تیرے افق بے حدود و بے ثغور

تبصرہ نگار؛ منور راجپوت

سنڈے میگزین،

سلمیٰ اعوان معروف خاتون سیّاح ہیں۔ اُن کے سفر نامے مختلف اخبارات و جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں اور وہ کتابی شکل میں بھی دست یاب ہیں۔ یہ اُن کا 11واں سفر نامہ ہے، جب کہ اُن کے 7 ناولز، 6 افسانوی مجموعوں کے علاوہ کالجز اور مضامین پر مشتمل کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ اُنھوں نے 2007ء میں حج کی سعادت حاصل کی، اُسی سفر سے زیرِ تبصرہ سفر نامے کا آغاز کیا گیا ہے۔ ایک مقام پر "شہاب نامے" کے حوالے سے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جب فیلڈ مارشل ایوب خان عمرے کے لیے جا رہے تھے، تو شہاب صاحب نے اُن کو مخصوص دعاؤں کو یاد کرنے کی بابت پوچھا۔ اُنھوں نے جواباً کہا، "میں نے سوچ لیا ہے، مجھے اللہ سے بس یہ کہنا ہے"، "پروردگار! میں تیرے حضور حاضر ہو گیا ہوں، جیسا بھی ہوں، قبول کر" کچھ اسی طرح کی کیفیات مصنفہ پر بھی طاری رہیں۔ وہ ہر جگہ اپنے ربّ سے باتیں کرتی نظر آتی ہیں۔ گو کہ بعض مقامات پر قدرے بے باکی قاری کو کھٹکتی ہے، مگر عشق و مستی کے رنگ کچھ الگ ہی ہوتے ہیں۔ اگلی منزل اسپین ہے، جہاں دو اور خواتین بھی اُن کے ساتھ ہیں اور چوتھا کتاب کا قاری بھی، جو صفحہ 29 سے 165 تک پر پھیلے اس سفر میں ان سیّاحوں کے قدم بقدم چلتا ہے۔ اس سفر کا مرکز غرناطہ اور قرطبہ ہیں، جہاں مسلمانوں کی روحیں آج بھی بھٹکتی پھرتی ہیں۔ سفر سے قبل کے مسائل، بکنگ، ٹکٹس کا حصول، مختلف مقامات تک رسائی کے مراحل، ہم جولیوں کے درمیان نوک جھونک کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ سارا منظر نامہ نظروں میں گھوم جاتا ہے۔ اس سفر نامے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں صرف گھومنا پھرنا نہیں ہے، بلکہ جہاں ضرورت محسوس کی، ضروری معلومات بھی فراہم کر دی گئیں، جو اکتاہٹ کا باعث نہیں بنتیں اور سفر نامہ ہی رہتا ہے۔ اگلے مرحلے میں اُنھوں نے ازبکستان کے دارالحکومت، تاشقند میں ڈیرے ڈالے اور چند صفحات میں پورا شہر گھما ڈالا، اس موقعے پر وہاں کے قومی شاعر، علی شیر نوائی سے متعلق قیمتی معلومات بھی کتاب کا حصّہ ہیں۔ آخری پڑاؤ سمر قند رہا، جسے ایک زمانے میں علم و ادب اور مسلم تہذیب و تمدن کے لحاظ سے دنیا میں اہم مقام حاصل تھا۔ تحریر تصنع اور بناوٹ سے پاک ہے۔ جو دیکھا، جیسا دیکھا، جیسا محسوس کیا، بلا کم و کاست بیان کر دیا۔ اب یہ کسے اچھا لگے یا بُرا، مصنفہ کا درد سر نہیں البتہ تصاویر کے بغیر سفر نامہ سونا سونا سا محسوس ہوتا ہے۔

☆☆☆